جمعرات 26 اپریل 2001ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

CPL 61

PH: 00924524213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 26 اپریل 2001ء۔ 1422 ہجری-26-شہادت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 91

اقرار توحید اور نفی شرک

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تعریف اسی کے لئے ہے۔ اور وہ ہر ایک امر پر قادر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء بعد الصلوۃ حدیث نمبر 5855)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

توحید کا ابتدائی مرحلہ اور مقام تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے خلاف کوئی امر انسان سے سرزد نہ ہو۔ اور کوئی فعل اس کا اللہ تعالیٰ کی محبت کے منافی نہ ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی محبت اور اطاعت میں محو اور فنا ہو جاوے۔ اسی واسطے اس کے معنے یہ ہیں (۔) اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی میرا معبود ہے اور نہ کوئی محبوب ہے اور نہ کوئی واجب الاطاعت ہے۔

یاد رکھو۔ شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے اور دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے۔ جیسے یہ بت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئی کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے یا کرنی چاہئے۔ یا کسی شئی سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرے۔ یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکل کرے۔

اب غور کر کے دیکھ لو کہ یہ حقیقت کامل طور پر توریت کے ماننے والوں میں پائی جاتی ہے یا نہیں۔ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں جو کچھ ان سے سرزد ہوا۔ وہ آپ کو بھی معلوم ہوگا۔ اگر توریت کافی ہوتی تو چاہئے تھا کہ یہودی اپنے نفوس کو مزکی کرتے مگر ان کا تزکیہ نہ ہوا۔ وہ نہایت قسی القلب اور گستاخ ہوتے گئے۔ یہ تاثیر قرآن شریف ہی میں ہے کہ وہ انسان کے دل پر بشرطیکہ اس سے صوری اور معنوی اعراض نہ کیا جاوے۔ ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور اس کے نمونے ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں؛ چنانچہ اب بھی موجود ہے۔

قرآن شریف نے فرمایا اے رسول تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع انسان کو محبوب الٰہی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کامل موحّد کا نمونہ تھے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 448)

آئی بنک ربوہ کا پہلا کامیاب آپریشن

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام گزشتہ سال 5 نومبر 2000ء کو نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔ اس سکیم کے تحت 200 سے زائد افراد اب تک آنکھوں کے عطیہ کے فارمز باضابطہ پر کر کے مرکزی دفتر ارسال کر چکے ہیں۔

حضور انور کی دعاؤں سے آئی ڈونیشن کی اس سکیم کا عملی آغاز بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 21-اپریل 2001ء کو ہو گیا ہے۔ چنانچہ آئی ڈونر مکرم ظریف احمد خان صاحب ساکن 2/2 دار الفضل کے انتقال کے قریبا دو گھنٹے بعد ان کی خواہش اور وصیت کے مطابق Eye Collection کا کام قریباً رات ساڑھے گیارہ بجے مکمل کر لیا گیا تھا۔ اسی دوران سرجری کے لئے نابینا افراد جن کے کوائف ہمارے پاس موجود تھے سے فوری رابطوں کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اور سرجری کے لئے ضروری آلات سیالکوٹ اور لاہور سے منگوائے گئے۔

23-اپریل کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر فیصل آباد کی ایک احمدی خاتون کا قرنیا کی پیوندکاری کا آپریشن مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب نے فضل عمر ہسپتال کے آپریشن تھیٹر میں کیا۔ دوسرا آپریشن اسی روز رات 8 بجے ربوہ کے ایک دوست کا کیا گیا۔ پہلا آپریشن بینائی کی بحالی کے لئے کیا گیا جبکہ دوسرا آپریشن آنکھ کو بچانے کے لئے کیا گیا۔

24-اپریل کو دونوں مریضوں کے چیک اپ کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ خوشخبری بھی سنائی ہے کہ مکمل نابینا خاتون کی پٹی کھولی گئی تو اس کی بینائی Finger Counting تک بحال ہو چکی ہے۔ اور دوسرے مریض کا آپریشن بھی کامیاب دکھائی دے رہا ہے۔ تاہم Graft rejection روکنے کے لئے Steroids آئی ڈراپس کا استعمال جاری ہے۔ جسے چند ماہ بعد آہستہ آہستہ ختم کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد graft کی مکمل Acceptance اور سو فیصد کامیابی معلوم ہو سکے گی۔ یہ دونوں آپریشن

باقی صفحہ 7 پر

بورکینافاسو کے ساتویں انٹرنیشنل میلہ (S.I.A.O) میں

جماعت احمدیہ کے سٹالز

رپورٹ: اکبر احمد طاہر مربی سلسلہ

بورکینافاسو میں افریقن ممالک کا میلہ سیاؤ (.S.I.A.O) مورخہ 27/اکتوبر تا 5/نومبر 2000ء کیپٹل واگاڈوگو میں منعقد ہوا۔ یہ میلہ ہر دوسرے سال بورکینافاسو میں منعقد کیا جاتا ہے جس میں آرٹ، روایتی ادویات (Traditional Medicines) وغیرہ کو پیش کیا جاتا ہے۔

امسال اس میلہ میں بیس افریقن و دیگر ممالک کے وفود نے شرکت کرکے اپنے اپنے ملک کے آرٹ وغیرہ کو پیش کیا۔ افریقن ممالک کے علاوہ چین، ایران اور انڈیا نے بھی اپنی مصنوعات کی نمائش کی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس میلہ کو دیکھنے والوں کی تعداد چھ سے سات لاکھ رہی۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بورکینافاسو کو اس میلہ میں جماعتی کتب کا اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اس سٹال کے حصول کے لئے بہت کوشش کرنا پڑی اور میلہ کے دو دن گزر جانے کے بعد ہمیں جگہ مل سکی۔ سٹال کو خوب سجایا گیا۔ فرنٹ پر "جماعت احمدیہ" کی بڑی تختی لگائی گئی۔ کلمہ طیبہ کے بینرز اور خلفاء کی تصاویر سے سٹال کو مزین کیا گیا۔ نیز ٹی وی کا بھی انتظام کیا گیا جس پر حضور انور ایدہ اللہ کے مختلف پروگرامز کی کیسٹس لگائی جاتی رہیں۔ نیز قاعدہ یسرنا القرآن کیسٹس بھی لگائی جاتی رہیں۔ علاوہ ازیں سٹال پر مختلف تراجم قرآن، جماعتی کتب بزبان فرنچ، انگریزی و عربی کی نمائش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی کتب کے فرنچ تراجم لوگوں کی دلچسپی کا باعث رہے۔

دوران میلہ دعوت الی اللہ کا موقع میسر رہا۔ آنے والے افراد کو جماعتی پیغام زبانی و پمفلٹ تقسیم کرکے پہنچایا گیا۔ کثرت کے ساتھ آنے والوں نے سٹال سے استفادہ کیا۔ نیز سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

جماعت احمدیہ کا بورڈ جو کہ نمایاں لگایا گیا تھا اسے دیکھ کر بورکینا کے ایک صاحب جو کہ جرمنی میں قیام پذیر ہیں تشریف لائے اور بتایا کہ انہوں نے جرمنی میں بیعت کی ہے اور وہاں وہ جماعتی تقریبات میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔

ایک آئرلینڈ کے سفید فام دوست بورڈ دیکھ کر سٹال پر تشریف لائے اور بتایا کہ وہ جماعت سے متعارف ہیں اور احمدی نوجوانوں کے ساتھ ریفیوجیز کی امداد کے سلسلہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض عرب دوست بھی سٹال پر تشریف لائے۔ نیشنل ٹی وی نے سٹال کو کوریج دی۔

میلہ میں ہومیو پیتھی سٹال

امسال بھی Traditional Medicine کو اس میلہ میں نمایاں نمائش کی اجازت دی گئی۔ یہاں بورکینافاسو میں ہومیو پیتھی کو Traditional Medicine میں شمار کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بورکینافاسو کو پہلی مرتبہ اس میلہ میں ہومیو پیتھی کا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ یہ سٹال ہال نمبر2 میں لگایا گیا۔ سٹال کی جگہ رقبہ کے لحاظ سے 10 مربع میٹر تھی جسے نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا۔ سٹال کو خوبصورت بنانے کے لئے ایک بینر بنوایا گیا جس پر ہومیو پیتھی کی مختلف ادویات جن ذرائع سے بنتی ہیں ان کی تصاویر بنائی گئیں اور ڈاکٹر ہانیمن کی تصویر بنائی گئی۔

چونکہ یہاں ہومیو پیتھی عام نہیں اس لئے ہومیو پیتھی کا مختصر تعارف کرانے کے لئے ایک پمفلٹ فرنچ زبان میں چھپوایا گیا جو کہ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ اس میلہ میں ہومیو پیتھی سٹال کے لئے ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے گھانا سے محترم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب تشریف لائے۔ سٹال میں مریضوں کا معائنہ کرنے کے لئے جگہ بنائی گئی جہاں محترم ڈاکٹر صاحب نے مریضوں کا معائنہ کیا۔ ساتھ ہی دوائی بنانے کا انتظام کیا گیا۔ نیز مختلف بیماریوں کے نسخہ جات بنا کر رکھے گئے جو بکثرت فروخت ہوئے۔

سٹال پر محترم ڈاکٹر صاحب نے 500 سے زائد مریضوں کو چیک کیا۔ چیک اپ کی کوئی فیس نہیں رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس ہومیو پیتھی سٹال سے ہزارہا افراد نے استفادہ کیا، ادویات خریدیں نیز ہومیو پیتھی سے متعلق معلومات حاصل کیں۔

نیشنل ٹی وی پر Traditional Medicine کو کوریج دیتے ہوئے احمدیہ ہومیو پیتھی سٹال کو خبرنامہ میں دو مرتبہ نمایاں کرکے دکھایا گیا۔ بعض احباب ٹی وی پر احمدیہ سٹال دیکھ کر دوائی لینے آئے۔ نیز دو اخبارات میں تصاویر کے ساتھ ہمارے

باقی صفحہ 7 پر

غزل

دل کہ ہر لحظہ تھا جو آتش بجاں گم ہو گیا
سوز و ساز زندگی کا رازداں گم ہو گیا

تھا کبھی جوشِ جنوں، اب ہیں خرد کی ٹھوکریں
رہ نوردِ شوق تو جا کر کہاں گم ہو گیا

کب سے میدانِ عمل میں ہیں نمازی منتظر
مفتیٔ دین آج پھر دے کر اذاں گم ہو گیا

دل پگھل کر بہہ گیا کچھ اس طرح آنسو کے ساتھ
جیسے اک قطرہ میں بحر بیکراں گم ہو گیا

وہ دلِ ناداں کہ جو محشر بداماں تھا کبھی
نالہ ہائے روز و شب لے کر کہاں گم ہو گیا

ایک حرف لا الٰہ سن کر فقیہہِ شہر بھی
تھا کبھی جو داستاں در داستاں گم ہو گیا

ہم پہ پیہم بارشِ سنگ حوادث دیکھ کر
ایک ہی پل میں، ہجومِ دوستاں گم ہو گیا

ڈھونڈتی پھرتی ہے تجھ کو اب حیاتِ جاوداں
اے شہیدِ راہ الفت تو کہاں گم ہو گیا

اپنے دل سے اکتساب نور کیا کرتا کہ تو
درمیان مہروماہ و کہکشاں گم ہو گیا

دیکھ کر اہلِ ہوس کا شیوۂ شور و فغاں
عشق لے کر تیشہ و سنگ گراں گم ہو گیا

آج دل نے ہائے جو پیغام دینا تھا تمہیں
وہ پہنچتے ہی سرِ نوک زباں گم ہو گیا

تھا کبھی عزم و یقیں کے ساتھ جو صحرا نورد
وہ قدم وہم و گماں کے درمیاں گم ہو گیا

لوگ اے محمود پوچھیں گے ترے مرنے کے بعد
آج وہ شوریدہ سر آخر کہاں گم ہو گیا

ڈاکٹر محمود الحسن

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے - سالانہ 900 روپے

قسط دوم آخر

حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب - حالات اور خدمات

آپ کو حضرت خلیفہ اول، خلیفہ ثانی اور حافظ روشن علی صاحب سے قرآن پڑھنے کی سعادت ملی

28ء تا 33ء بیت الفضل لندن کے امام رہے

1955ء میں حضرت مولوی فرزند علی صاحب نے اپنے نواسے شیخ خورشید احمد صاحب (اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) کو اپنے کچھ حالات لکھوائے تھے جو اکتوبر 59ء کے الفضل میں شائع ہوئے۔ تبرکات کے طور پر انہیں دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

جماعت احمدیہ فیروزپور کا جلسہ

اتنے میں فیروزپور کی جماعت احمدیہ نے اپنا ایک جلسہ کرنا چاہا اور جو اشتہار وہ اس جلسہ کے متعلق دینا چاہتے تھے اس پر مجھ سے اور مرزا ناصر علی صاحب مرحوم سے بھی بطور داعیان جلسہ دستخط کروا لئے۔ مرزا ناصر علی صاحب بھی اس وقت ابھی غیر احمدی تھے۔ ہمارے دستخط کر دینے پر غیر احمدی مسلمانوں کو بہت رنج ہوا۔ اور انہوں نے مجھے جلسہ میں شامل ہونے سے روکنا چاہا۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے اس پر انہوں نے زور دیا کہ احمدیوں کے جلسہ کے مقابل پر ہم بھی اپنا جلسہ کریں گے۔ اس کے اشتہار پر بھی بطور داعیان جلسہ آپ دستخط کر دیں۔ چنانچہ ہم دونوں نے ان کے اشتہاروں پر بھی دستخط کر دیئے ان کا جلسہ احمدیوں کے جلسہ کے ایک ماہ بعد ہوا ان کے دلائل بہت کمزور تھے۔ حتیٰ کہ مجھے کئی دفعہ یہ تحریک ہوئی کہ میں ان کے جلسہ میں ہی کھڑا ہو کر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کر دوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابھی اس کا وقت نہیں آیا تھا۔ اس کے بعد مرزا ناصر علی صاحب مرحوم نے خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک لیکچر اپنے اہتمام میں کروانے کا فیصلہ کیا۔ اس اثناء میں احمدیت کے متعلق میری تحقیقات قریباً مکمل ہو چکی تھی۔ صرف ایک سوال رہ گیا۔ وہ یہ کہ اگر حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے بھی ہوں تو جو شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کو مانتا ہے اور حتی الوسع قرآن شریف پر عمل کرتا ہے اسے آپ کی بیعت کرنے کی کیوں ضرورت ہے۔ اس کا جواب حکیم محمد عمر صاحب کے توجہ دلانے پر حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کی طرف سے آیا۔ جس سے مجھ پر بیعت کرنے کی ضرورت واضح ہو گئی۔ یہ جواب خواجہ کمال الدین صاحب کے لیکچر سے چند روز قبل موصول ہوا اور اسی وقت میں نے بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

بیعت کا اعلان

چند روز بعد میری صدارت میں خواجہ صاحب مرحوم کا لیکچر ہوا جو دو روز تک جاری رہا۔ لیکچر کے بعد میں اٹھا اور میں نے اعلان کیا کہ احمدیت کے متعلق جو تحقیقات میں آہستہ آہستہ کرتا رہا ہوں وہ ختم ہو گئی ہے اور میں اس وقت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل کرتا ہوں۔ احباب جماعت کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ بعض نے شکر کے سجدے ادا کئے۔ حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں بھی انہوں نے بذریعہ تار اس کی اطلاع دیدی۔ خواجہ صاحب موصوف کو یہ غلطی لگتی رہی کہ شاید میں نے ان کے لیکچر سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی ہے۔ لیکن بعد میں ان پر انکشاف ہو گیا تھا کہ حقیقت یہ نہ تھی۔

حقہ نوشی ترک کرنے کی توفیق

خواجہ صاحب کی تقریر والے جلسے کے بعد ہم لوگ بیٹھ گئے اور حقہ کا دور چل پڑا۔ اس وقت تک میں حقہ پیا کرتا تھا میں نے خواجہ صاحب سے دریافت کیا کہ حقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا کیا خیال ہے انہوں نے بتایا کہ حضور نے اسے حرام تو نہیں ٹھہرایا لیکن حضور اس کو پسند نہیں فرماتے تھے میرے دل نے اسی وقت یہ فتوی دیا کہ جس چیز کو امام مہدی نے ناپسند کیا اسے ترک کر دینا چاہئے۔ چنانچہ اس مجلس میں بھی اس کے بعد میں نے حقہ پینے سے پرہیز کیا اور گھر پر لوٹ کر کسی کو نہ بتایا کہ میں نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ حتی کہ اس ارادے پر کوئی پچاس ایک گھنٹے گزر گئے مجھے حقہ نوشی کی عادت ترک کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بجز اس کے کہ کبھی سفر کے دوران میں جب دوسرے ہم سفر لوگ سگریٹ نوشی کرتے تو میرے دل میں بھی اس کی تحریک ہوتی۔ لیکن یہ عارضی کشش تھی۔ جس کا مقابلہ میرا نفس آسانی کے ساتھ کر لیتا تھا۔

نفس اور ضمیر میں کشمکش

یہ جلسہ جس میں میں نے اپنی بیعت کا اعلان کیا غالباً 31 جولائی و یکم اگست 1909ء کو ہوا تھا۔ یکم اور 2 اگست کی درمیانی رات کو نصف شب کے قریب میری آنکھ کھل گئی اور میرے نفس اور ضمیر کی باہمی لڑائی شروع ہو گئی۔ ضمیر کا تقاضا تھا کہ بیعت کر لینے کے بعد اٹھو اور تہجد کی نماز ادا کرو۔ نفس کہتا تھا کہ بے شک یہ مستحسن چیز ہے لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ آج ہی نماز تہجد کا پڑھنا شروع کیا جائے۔ جب کہ جلسہ کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے طبیعت میں بڑی کوفت بھی ہے آخر کار ضمیر اس دلیل سے غالب آگیا کہ آج تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں جگا دیا ہے اس لئے اٹھ کر دو چار نفل ضرور پڑھنے چاہئیں۔ اس کی اطلاع میں نے بعد میں حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں کی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ آپ انشاء اللہ روحانی لحاظ سے بہت ترقی کریں گے۔

مخالفین کے جلسے

میرے بیعت کر لینے پر جس کا اعلان مندرجہ بالا جلسہ میں ڈرامائی طور پر ہوا شہر میں بہت ہلچل مچ گئی۔ جو لوگ ہمارے مخالف تھے۔ ان کا ایک وفد مرزا ناصر علی صاحب مرحوم کے پاس گیا اور اس نے انہیں کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ آپ بھی جلد یا بدیر احمدی ہو جائیں گے۔ مگر مہربانی کر کے آپ خاموشی سے بیعت کر لیں اور میرا حوالہ دیکر کہا کہ اس کی طرح پبلک طور پر قبول احمدیت کا اعلان نہ کریں۔ بعد ازاں ان لوگوں نے اپنے ایک مولوی کو بلا کر ہر روز ہمارے خلاف لیکچر کرانے شروع کر دئے۔ چنانچہ ایک رات میرے مکان کے عین باہر بھی ایسا جلسہ کیا لیکن میں نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت خلیفہ اول نے مجھے شروع ہی میں فرما دیا تھا کہ آپ دعوت الی اللہ کیا کریں۔ لیکن مناظروں سے حتی الوسع بچیں۔

علاوہ مندرجہ بالا مولوی کو بلانے کے مخالفین نے ایک بڑا جلسہ کیا جس میں قریباً بارہ چودہ علماء باہر سے منگوائے۔ ان میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور عبدالحکیم پٹیالوی بھی شامل تھے مولوی ابراہیم صاحب کے وعظ میں جو دو دن ہوتا رہا۔ میں خاص طور پر شامل ہوا۔ بعد ازاں ہم نے جوابی جلسہ اپنی (بیت) میں کیا۔ اور جو دلائل میں نے مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر کے جواب میں دئے انہیں بعد میں فرزند علی بجواب ابراہیم کے نام سے کتابی صورت میں بھی شائع کر دیا۔

ایک معزز غیر احمدی کی شہادت

میری تبدیلی راولپنڈی سے فیروزپور شروع فروری 1907ء میں ہوئی تھی اس سال کے آخیر میں وہاں کے احمدی دوست بنام ملک محمد حیات خان صاحب تھانیدار نے بڑے زور سے مجھے ترغیب دی کہ میں سالانہ جلسے پر قادیان ان کے ساتھ چلوں۔ وہ اس بات پر بھی اصرار کرتے رہے کہ میں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی تصدیق قادیان کے مقامی باشندوں سے پوچھ کر کروں لیکن افسوس کہ میں اس پر رضامند نہ ہوا۔ لیکن 1908ء میں ہوشیارپور کے رہنے والے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنام شیخ نجم الدین صاحب سے ایک ملاقات کے دوران حضرت مسیح موعود کا ذکر چل پڑا۔ اور میں نے کہا کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے متعلق تحقیقات کرنا ایک مشکل بات ہے۔ شیخ نجم الدین صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب کے زندگی کے حالات آپ مجھ سے سنیں۔ وہ احمدی نہیں تھے۔ لیکن انہوں نے ہر لحاظ سے حضور کی تعریف کی۔ حضور کی راستبازی دینداری اور ایام ملازمت میں ہر قسم کے عیب سے پاکیزگی کی شہادت دی۔ اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ حضور کے ذاتی اوصاف کے متعلق ایک تسلی بخش شہادت میسر آ

گئی یہ واقعہ 1908ء کے جون یا جولائی کا ہے۔

مسلمانوں کی مشترکہ فلاح و بہبود کے لئے کام

دسمبر 1908ء کے جلسہ میں پہلی مرتبہ قادیان گیا۔ اور حضرت خلیفہ اول کی دو تقریریں سنیں۔ آپ کی ایک تقریر سے متاثر ہو کر میں نے واپس فیروزپور آ کر مسلمانوں کی مشترکہ فلاح و بہبود کے لئے کام شروع کر دیا۔ میں نے متمول مسلمانوں سے چندہ جمع کر کے غریب اور مستحق طلباء کو کتابوں کے خریدنے اور دوسری ضروریات کے لئے وظیفے دینے کی تحریک کی۔ میری اس تجویز کو بہت پسند کیا گیا۔ اور مجھے ہی اس کام کا سیکرٹری بنا دیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں کافی رقم غریب طلباء کی مدد کے لے جمع ہونی شروع ہو گئی۔ بعد میں جب میں احمدی ہو گیا تو میں نے اس خیال سے کہ لوگ اب مجھے اس عہدہ پر رکھنا پسند نہیں کریں گے۔ سیکرٹری شپ سے استعفیٰ پیش کر دیا۔ لیکن انجمن کی مجلس عاملہ نے جس میں قریباً 35 کس شامل تھے۔ اور وہ سب غیر احمدی تھے یہ فیصلہ کیا کہ احمدی ہونے کے باوجود مجھے اس عہدہ پر قائم رکھا جائے گا۔ چنانچہ میں بیعت کے تیرہ ماہ بعد تک یہ کام کرتا رہا حتیٰ کہ ستمبر 1910ء میں میں تین ماہ کی رخصت لے کر ترجمہ قرآن شریف پڑھنے کے لئے قادیان چلا گیا۔ اور جاتے وقت میں نے ایک غیر احمدی دوست کو اپنی آسامی کا چارج دے گیا۔ بعد ازاں مستقل طور پر وہی اس کام کے انچارج بن گئے۔

مناظرے

فیروزپور میں 1920ء میں غیر مبائعین کے مبلغ میر مدثر شاہ صاحب سے میرا مناظرہ ہوا۔ ان کی طرف سے پریذیڈنٹ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم تھے۔ میں نے حقیقۃ الوحی صفحہ 391 والا حوالہ پیش کیا جس کا جواب آخر تک ان کا مناظر نہ دے سکا حتیٰ کہ ان کے پریذیڈنٹ صاحب نے اپنے مقرر سے کہا کہ اگر آپکے پاس اس حوالہ کا کوئی جواب ہے تو پیش کریں ورنہ مناظرہ ختم کریں۔ اس مناظرہ میں حوالہ جات نکالنے کا کام صوفی علی محمد صاحب مرحوم (والد حافظ بشیر احمد صاحب جالندھری مرحوم مربی سلسلہ) نے سرانجام دیا۔ یہ مناظرہ مرزا ناصر علی صاحب کی کوٹھی میں ہوا۔

میرا دوسرا مناظرہ اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے فیروزپور میں ہوا۔ جس میں دونوں فریقوں کے پچیس پچیس افراد شامل ہوئے۔ سامعین کے لئے یہ شرط تھی کہ وہ کاپی پنسل پر فریقین کے دلائل نوٹ کرتے جائیں تاکہ موازنہ کرنے میں بھی آسانی رہے۔ بعد میں بابو محمد امیر صاحب مرحوم نے کہا کہ آج ہمیں ایسی فتح حاصل ہوئی ہے کہ شکرانہ کا سجدہ ادا کرنا چاہئے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو اس مناظرہ کی تفصیل کا علم ہوا تو حضور بہت خوش ہوئے۔ حضور نے اس بات پر خاص طور پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ کسی مربی کو بلانے کی بجائے خود میں نے مناظرہ کیا۔

مخالفین کی ایک اور کوشش اور ان کی ناکامی

23ء میں میری تبدیلی پھر فیروزپور سے راولپنڈی ہو گئی۔ قواعد کے مطابق مجھے بھی اپنا سامان لے جانے کے لئے اخراجات مل گئے۔ میں نے اپنے افسر سے سامان کے لئے لکڑی کی پیٹیاں حاصل کرنے کے لئے کہا تو اس نے کہا اس کی کیا ضرورت ہے۔ جس طرح ہم لوگ سرکاری گاڑیوں میں اپنا سامان لے جاتے ہیں اسی طرح آپ بھی لے جائیں۔ مجھے اس سے پہلے اس طرح سامان لے جانے کا علم نہیں تھا میں رضامند ہو گیا۔ چنانچہ تمام سامان سرکاری گاڑیوں میں راولپنڈی چلا گیا جو سامان بچ گیا وہ بعد میں بابو احمد جان صاحب نے اسی طرح بھجوا دیا اور ایک پوسٹ کارڈ پر اس کی تفصیل لکھ بھیجی مجھ سے دشمنی رکھنے والے عنصر کو جب اسبات کا علم ہوا تو اس نے افسروں کے پاس اور پھر ان کے بالا افسروں کے پاس حتیٰ کہ گورنمنٹ آف انڈیا تک یہ معاملہ پہنچایا لیکن انہیں ناکامی ہوئی۔ بالا افسروں نے محکمانہ طور پر اور پھر سی آئی ڈی کے ذریعے بھی تفتیش کرائی۔ جس افسر کے کہنے پر میں نے سرکاری گاڑیوں میں سامان بھیجا تھا۔ چونکہ اس نے بھی یہ شہادت دے دی کہ میرے کہنے پر اور میری رضامندی سے ایسا ہوا ہے اس لئے بالا افسروں نے اس شکایت کو مذہبی تعصب قرار دیا۔ جب میرے مخالفین اس میں ناکام رہے تو انہوں نے ریلوے والوں کو اکسایا چنانچہ ریلوے کی طرف سے مجھے نوٹس آیا کہ سو من سامان کی اجرت 3/12/0 فی من کے حساب سے ادا کرو بالا افسروں نے مجھے مشورہ دیا کہ کچھ رقم دے دلا کر معاملہ ختم کرو۔ لیکن میں نے کہا کہ میں کوئی رقم دینے کے لئے تیار نہیں۔ میں نے اس کا مفصل قانونی جواب تیار کیا۔ جو بصیغہ رجسٹری ریلوے کو بھجوایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چھ ماہ کے بعد ریلوے نے خود ہی یہ مطالبہ واپس لے لیا اور مخالفین ناکام رہے۔

غربا کی کامیاب نمائندگی کی توفیق

4 فروری 1907ء میں میں ہیڈ کلرک ہوا۔ 1908ء میں خلاصیوں کا ایک کیس ہوا۔ خلاصی ایسے ملازمین کو کہتے تھے جو نیم فوجی قسم کے ہوتے تھے انہوں نے چھاؤنی کی زمین میں اپنے طور پر کچے مکانات بنا رکھے تھے۔ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ نے ان کے چند مکانات پر قبضہ کر لیا اور نہایت حقیر معاوضہ انہیں دیا۔ کچھ عرصہ بعد باقی خلاصیوں کو بھی نوٹس مل گیا۔ میں نے اس معاملہ میں خلاصیوں کی نمائندگی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں میری خاص مدد کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے تو معاوضہ کی معقول رقوم خلاصیوں کو دینے کا فیصلہ ہوا اور بعد میں کنٹونمنٹ مجسٹریٹ نے ان مکانات کو لینے کا ارادہ ہی ترک کر دیا۔ اور یوں اللہ تعالیٰ نے ان غریب لوگوں کی مدد کرنے کی مجھے توفیق عطا فرمائی۔

احباب کی تربیت

فیروزپور میں عہدیداران جماعت کے تعاون کے ساتھ ایک لمبی جدوجہد کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کی تربیت بہت اچھی ہو گئی۔ جس کا ایک نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ جو دوست اس وقت میرے ساتھ کام کرتے تھے۔ وہ جہاں کہیں بھی گئے خدمت دین اور خدمت خلق کا جذبہ لے کر گئے۔ اور جب بھی ان کے ذمہ کوئی کام سونپا گیا تو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے اسے ادا کیا چنانچہ چندوں کے لحاظ سے فیروزپور کی جماعت کو سارے ہندوستان میں نمایاں مقام حاصل تھا۔

قرآن کریم سے محبت

بیعت کرنے کے بعد جب میں پہلی دفعہ قادیان گیا۔ تو میری موجودگی میں سید محمد اشرف صاحب مرحوم نے حضرت خلیفہ اول سے درخواست کی کہ خان صاحب قرآن شریف پڑھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کے ہمراہ کسی عالم دین کو بھیج دیا جائے۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اگر ایسا عالم بھیجا جائے تو اس کی ایک طرح خادمانہ حیثیت ہو گی۔ اس سے یہ کیا فیض حاصل کر سکیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر قرآن کا شوق ہے تو یہاں آ جائیں۔ چنانچہ میں تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان چلا گیا حضرت خلیفہ اول نے ایک پارے کے قریباً تین چوتھائی حصہ پڑھایا۔ اسکے بعد آپ کو گھوڑے سے گرنے کا حادثہ پیش آ گیا۔ چنانچہ میں نے قرآن شریف کے پہلے چودہ پارے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے (جو اس وقت خلیفہ نہیں تھے) پڑھے اور باقی قرآن مجید حضرت حافظ روشن علی صاحب سے پڑھا۔ میں حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں روزانہ حاضر ہوتا۔ قرآن شریف کے سبق کے علاوہ مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات بھی ہوتا تھا۔ جس میں تکلف اور تصنع کا کوئی دخل نہ ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا۔ کہ اس درس و تدریس کی وجہ سے میرے دل میں یہ بات گڑ گئی کہ حضور ہی خلیفہ ہوں گے۔

خلافت ثانیہ

1914ء کے شروع میں جب خلافت ثانیہ کا دور شروع ہوا۔ تو جماعت نے تقریباً سو فیصدی کے تناسب سے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کی بیعت کر لی۔ صرف محکمہ پولیس کے چند افراد جن کی تعداد 5-6 سے زیادہ نہ تھی میاں غلام رسول صاحب مرحوم جو اس وقت انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور بعد میں ترقی پا کر سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو گئے تھے۔ کے زیر اثر بیعت سے باہر رہ گئے تھے۔ لیکن بعد میں ان میں سے بھی تین افراد نے بیعت کر لی۔

زندگی کے بعض اہم واقعات

ایک نظر میں

میں نے ابتدائی ملازمت پہلے شملہ میں پھر کچھ عرصہ کے لئے کلکتہ میں کی۔ بعد ازاں یکم جنوری 1907ء تک راولپنڈی بہ سلسلہ ملازمت رہا۔ اور دوسری مرتبہ 23ء سے اپریل 28ء تک راولپنڈی میں رہا۔ درمیانی عرصہ فیروزپور میں گزارا۔ میری پہلی شادی والدہ عزیز بدرالدین احمد اور محبوب عالم خالد سے ہوئی۔ والدہ عزیز مبارک احمد سے میری شادی 15ء میں ہوئی۔ 1913ء میں مجھے اپنے والد صاحب مرحوم کے ہمراہ حج بیت اللہ کی توفیق ملی 28ء میں ریٹائرڈ ہونے کے بعد اپریل کے مہینے میں حضرت صاحب نے مجھے بطور امام لنڈن انگلستان بھجوا دیا۔ جہاں سے اپریل 33ء میں واپس آیا۔ واپس آ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق دی یکم مئی 33ء سے اکتوبر 36ء تک میں ناظر امور عامہ رہا۔ اس عرصہ میں احرار ایجی ٹیشن کی وجہ سے کام بہت مشکل اور نازک تھا۔ بالا افسروں سے ملاقاتیں کرنے اور حضور کے منشاء کے مطابق سلسلہ کی نمائندگی کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص توفیق بخشی اس کے بعد ناظر بیت المال کا عہدہ سنبھالا۔ 12 مئی 46ء کو حضرت اقدس کے حکم سے میں نے مستقل طور پر نظارت علیا کا چارج لیا۔ کیونکہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال جو ناظر اعلیٰ تھے۔ پنجاب اسمبلی کے ممبر بن گئے تھے۔ اس لئے انہیں اس عہدہ سے فارغ کر دیا گیا۔ 13 مئی 46ء کو مجھ پر فالج کا حملہ ہوا۔ میں نے رخصت کی درخواست کی اور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ نے ایک ماہ کی رخصت منظور کی جب کاغذات حضور کے سامنے گئے۔ تو حضور نے فرمایا چھٹی لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب خان صاحب پر فالج کا حملہ ہوا اس وقت وہ ڈیوٹی پر تھے۔ لہٰذا مکمل صحت ہونے تک پورا

باقی صفحہ 5 پر

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

ہمارا اصل مسئلہ

خورشید احمد ندیم اپنے کالم تکبیر مسلسل میں لکھتے ہیں:

مامون الرشید کے وزیر فضل بن سہل کو کسی نے یہ مشورہ دیا کہ عدالتوں کو اس بات سے روک دیا جائے کہ وہ ابو حنیفہ کی رائے کی بنیاد پر فتویٰ دیں اس نے مشاورت کے لئے اہل علم و دانش کو جمع کیا سب کی رائے یہ تھی کہ اس اقدام کا نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ لوگ عباسی حکمرانوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کے اقتدار کا سلامت رہنا مشکل ہو جائے گا۔ لوگوں نے فضل سے یہ بھی کہا کہ جس نے آپ کو یہ رائے دی وہ کوئی احمق شخص ہے ہمارے نزدیک کوئی صاحب علم آج بھی اگر امام ابو حنیفہ کے طرز عمل کی تقلید کرے تو ایسے ہی نتائج نکل سکتے ہیں۔

ہمارا اصل مسئلہ ہی یہی ہے کہ ہم اپنی ذات بزور دوسروں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں اور اس بات کو اپنے نامہ اعمال میں جلی حروف سے درج کروانا چاہتے ہیں کہ ہم نے فلاں فلاں فتنے کے خلاف جہاد کیا ہم اختلاف کرنے والے کو پہلے دائرہ اسلام اور پھر دائرہ حیات سے خارج کرنے کے لئے کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ مسجدوں پر قبضے کو اپنا دینی فریضہ سمجھتے اور دوسروں کے لئے جینا دوبھر کر دیتے ہیں. واقعہ یہ ہے کہ جتنی محنت ہم لوگوں کو کافر قرار دینے کے لئے کرتے ہیں اگر اتنی ہی مشقت ہم انہیں مسلمان بنانے کے لئے اٹھائیں تو دنیا کا منظر بہت بدل جائے۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور 22 جنوری 2001ء)

"پاکستانی جہاد"

جناب حفیظ الرحمن صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

"پرانے سیاستدان اور سیاسی پارٹیوں کے سربراہ روز لوگوں کو اپنے مخالفین کے خلاف جہاد شروع کرنے کے لئے کہتے ہیں. جو ان کے مطابق ایک زبردست خطرہ ہیں۔ اس قسم کے جہاد میں شریک ہونے کے لئے صرف ایک رکاوٹ ہے کہ دوسری طرف سے بھی اسی قسم کی اپیلیں کی جاتی ہیں اور پہلی پارٹی کو زبردست خطرہ قرار دیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر برسراقتدار حکومت سے قطع نظر پاکستان مسلم لیگ (ن) لوگوں سے کہتی ہے کہ وہ غیر اسلامی پی پی پی کے خلاف جہاد میں اس کا ساتھ دیں اور اس طرح انہیں جنت میں جگہ ملے گی جبکہ پی پی پی لوگوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہی ہے کہ ان کی نجات اس میں ہے کہ وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کو ختم کرنے کے جہاد میں شرکت کریں۔

چنانچہ سوال یہ ہے کہ لوگ اب کیا کریں؟ میں عام حالات میں اس موضوع پر نہ لکھتا کیونکہ ہر وقت چاروں طرف جہاد کے بگل بجتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو جاتے ہیں۔ یہ اب معمول کی ایک چیز اور ایک گھسا پٹا لطیفہ بن چکا ہے۔ اسی وجہ سے کوئی اس طرف توجہ نہیں دے رہا. مگر کچھ عرصہ پہلے جمعیت علمائے پاکستان مولانا نورانی نے جہاد کے تصور میں ایک نیا جذبہ پیدا کیا تھا۔

جی نہیں! مولانا نورانی نے یہ اعلان نہیں کیا کہ حقیقی جہاد کا صرف یہ مطلب ہے کہ جے یو پی کے مخالف دھڑے کو ختم کیا جائے. جس کے سربراہ مولانا عبدالستار نیازی ہیں۔ شاید آپ کو معلوم ہو کہ مولانا نیازی نے اپنی جے یو پی بنالی تھی. کیونکہ پارٹی کے سربراہ مولانا نورانی صحیح طور پر میاں نواز شریف کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ مولانا نیازی کا خیال یہ تھا کہ میاں صاحب ہی ایک حقیقی مجاہد ہیں. جو اسلام برصغیر میں پیدا کر سکا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اب جبکہ فوج نے ان کے ہیرو کا تختہ الٹ دیا ہے. وہ کیا سوچتے ہوں گے؟

مولانا نورانی نے جہاد کو ایک نئے عنصر کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔ اگرچہ وہ محترمہ بینظیر بھٹو کے مخالفین میں سے نہیں. مگر کچھ عرصہ پہلے انہوں نے اسلام آباد میں کہا تھا کہ ایک عورت جہاد شروع نہیں کر سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر محترمہ بینظیر کو کشمیر حاصل کرنے کے لئے جنگ کرنا پڑتی اور چاند بی بی کی طرح خود بھی محاذ پر لڑنا پڑتا. تو مولانا نورانی اسے جہاد نہ سمجھتے۔ ان کا کہنا تھا کہ آج مسلمانوں کو صلاح الدین ایوبی کی ضرورت ہے۔ معلوم نہیں کہ ان کی مراد پاکستان کے مسلمانوں سے تھی یا بھارت کے مسلمانوں سے یا وہ چیچنیا کے مسلمانوں کے متعلق کہہ رہے تھے۔ مگر ان کی یہ بات حتمی تھی کہ جہاد عورت کا کام نہیں۔

فرض کریں کہ مولانا صاحب پاکستان کے مسلمانوں کے متعلق بات کر رہے تھے. کیونکہ وہ ایک بے لوث سیاستدان ہیں اور بے لوث سیاستدان ہمیشہ اپنے ہی لوگوں کے مسائل کے متعلق پریشان رہتے ہیں اور ہزاروں میل دور رہنے والوں کے لئے زیادہ پریشان نہیں ہوتے۔ چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان سے پوچھا جائے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو کسی صلاح الدین ایوبی کی کیا ضرورت آن پڑی ہے؟ کیا صلاح الدین ایوبی کی ضرورت اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ کرپشن یا منشیات یا مچھروں کے خلاف جہاد شروع کیا جائے. کیونکہ جنگ تو اس وقت کوئی نہیں ہو رہی۔

یہ بھی فرض کر لیں کہ اللہ میاں کو پاکستان پر رحم آ جائے. تو وہ صلاح الدین ایوبی کو کون سا مشن. کون سا ہدف اور کس مینڈیٹ کے ساتھ یہاں آنے کے لئے کہیں گے اور صلاح الدین ایوبی جنت کے عیش و آرام کو چھوڑ کر پاکستان کیوں آئے گا اور اس علاقائی اور فرقہ وارانہ تصادموں میں الجھے ہوئے ملک میں کس کے خلاف جہاد شروع کرے گا؟

اگر صلاح الدین ایوبی حکم ربی پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے پاکستان آ بھی جائے. تو کیا وہ اپنے پیروکار پیدا کر سکے گا (قطع نظر مولانا نورانی کے اور وہ بھی اس بارے میں غور و فکر کے بعد مطالبہ کریں گے کہ انہیں نائب کا عہدہ دیا جائے)۔ اسے جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ پاکستانی جہاد کے متعلق باتیں تو بہت کرتے ہیں. مگر عملی طور پر ایسے جہاد میں شامل ہونے کے زیادہ شوقین نہیں. جس میں جنگ بھی ہو. زیادہ تر لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر ضرورت پڑے تو لڑنے کے لئے فوج کافی ہے"۔

(روزنامہ "خبریں" 14/اپریل 2000ء)

انسانی حقوق اور پاکستانی معاشرہ

جناب نثار ناسک صاحب پاکستانی معاشرے میں انسانی حقوق کی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مجھے ایسے سینکڑوں واقعات یاد ہیں کہ یہاں جس نے بھی انسانی حقوق اور انسان دوستی کا نام لیا وہ مرتد اور مردود اور واجب القتل ٹھہرا... جس نے انسانی بھوک اور افلاس کے خلاف آواز اٹھائی وہ خدا کا منکر ٹھہرایا گیا۔ یہاں ہر دور میں وہ عسکری حکمرانی کا دور ہو یا سول حکمرانی کا انسانی حقوق. احترام آدمیت اور شخصی آزادیوں کو پامال کیا گیا اور اس عمل کو حکمرانی کرنے کا زریں اصول بلکہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق قرار دیا گیا پتہ نہیں پاکستان پر وہ کونسا براوقت تھا جب یہاں دین کے ذریعے مال بنانے والے اور رجعت پسند طبقوں نے حقوق انسانی کے تصور کو مغربی انداز فکر. مغربی فلسفہ اور مسلمانوں کے لئے بدعت قرار دے دیا۔ اور اب بھی یہاں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کے حقوق کے لئے کوئی بات کرے تو اسے مغرب کے ذہنی غلام کا نام دیا جاتا ہے حالانکہ اس کا واضح طور پر یہ مطلب نکلتا ہے کہ انسان صرف مغربی ممالک میں رہتے ہیں۔ یہاں رہنے والے سرے سے انسان ہی نہیں ہیں۔ تو ان کے حقوق کیسے؟

دوسری طرف ہم پوری دنیا میں شور مچا رہے ہیں کہ کشمیر میں بھارت وسیع پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے. انسانی حقوق کو پامال کر رہا ہے جب ہم انسانی حقوق کو اسلام کے منافی قرار دیتے ہیں تو کشمیر کے حوالے سے ہماری بات کون سنے گا. کون مانے گا ہمارے اس احتجاج کو۔ ہمارے ساتھ ایک المیہ یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں کے پیشہ ور مذہبی گروپوں نے انسانی فلاح کے حوالے سے تمام اچھی باتیں مغرب کی جھولی میں ڈال دی ہیں اور مار دھاڑ سے بھرپور سیریل ہمارے لئے رکھ لئے ہیں۔ حالانکہ خود پانچ وقت اذان میں کہتے اور سنتے ہیں کہ آؤ فلاح کی طرف آؤ فلاح کی طرف لیکن کوئی اس ملک میں انسانی فلاح کی بات کرتا ہے تو وہ کافر قرار پاتا ہے۔ وہ مغرب زدہ اور انگریزوں اور یہودیوں کا ایجنٹ سمجھا جاتا ہے حالانکہ انسانی حقوق اور انسانیت کے احترام کا پہلا چارٹر ہی اسلام نے دیا ہے۔ کیا ہمارے نبی اکرم ؐ کا آخری خطبہ انسانی مساوات. برابری اور انسانی احترام کا سب سے بڑا چارٹر نہیں۔ کیا ہمارے اللہ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے انسان کو احسن تقویم کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ ہم نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے۔ زمین پر اللہ کے نائب کا احترام نہ کرنا اور اسے توقیر نہ دینا اللہ کے احترام سے پہلوتہی کے مترادف ہے۔ انسان کو جو شرف اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اس کی پاسداری اور احترام پوری دنیا کے انسانوں کا فرض ہے"۔

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد 29/اپریل 2000ء)

بقیہ صفحہ 4

الاؤنس ملتا رہا۔ قیام پاکستان کے بعد میں پہلے لاہور اور پھر پشاور چلا گیا۔ حتیٰ کہ حضور کے ارشاد پر دسمبر 49ء میں ربوہ آ گیا۔ اور بیماری کی حالت میں ہی دوبارہ نظارت بیت المال کا چارج لیا۔ اسی عہدہ پر ربوہ میں میں 26 نومبر 54ء تک کام کرتا رہا۔ 26 نومبر کو مجھ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے میں بڑی حد تک چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا۔

(روزنامہ الفضل 14،13،11،10 اکتوبر 59ء)

آنکھوں کا عطیہ دینا
صدقہ جاریہ ہے

الفضل میگزین

تحریر وترتیب: فخر الحق شمس

نمبر 52

دنیا کا دور

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے بھی دنیا تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ کون تھے اور کس قسم کے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سات ہزار برس میں دنیا کا ایک دور ختم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اور اسی امر پر نشان قرار دینے کے لئے دنیا میں سات دن مقرر کئے گئے تا ہر ایک دن ایک ہزار برس پر دلالت کرے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت میں آ چکے ہیں۔ چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 184)

اے دوستو پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گزارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

معلوم نہیں کیا تھا

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت ان کا پاؤں کسی ایسی چیز پر جا پڑا جو تر اور نرم معلوم ہوتی تھی ان کی بھوک کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے فوراً اسے اٹھا کر نگل لیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آج تک پتہ نہیں وہ کیا چیز تھی۔

ایک دوسرے موقعہ پر بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا کہ انہیں ایک سوکھا ہوا چمڑا مل گیا تو اس کو انہوں نے پانی میں نرم کیا اور پھر بھون کر کھایا۔

(الروض الانف بحوالہ سیرۃ خاتم النبیین از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ص 116)

بچوں کی یہ حالت تھی کہ بھوک سے ان کے رونے اور چلانے کی آواز باہر جاتی تھی تو قریش اسے سن سن کر خوش ہوتے۔

حضرت حکیم بن حزام ایک دفعہ اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کے لئے خفیہ طور پر کوئی کھانے کی چیز لے جا رہے تھے کہ ابو جہل کو پتہ لگ گیا تو اس نے سختی کے ساتھ روکا۔

(سیرۃ النبی ابن کثیر جلد 2 ص 47، 50 دار الاحیاء التراث العربی بیروت)

تین سال بعد اس مصیبت سے رہائی پائی۔

درختوں سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات میں ایک طفل کا سوال

سوال دنیا میں بہت سے درخت کاٹے جاتے ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے دین کیا کہتا ہے؟

جواب اچھا سوال ہے۔ دین تو درخت اگانے کو پسند کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو درخت پسند تھے اور عربوں میں تو ویسے بھی درختوں کی بڑی قیمت تھی کیونکہ درخت تھوڑے پائے جاتے تھے............ درختوں سے محبت کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

آج کل کے زمانے میں لوگ درخت کاٹ دیتے ہیں۔ بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ خاص طور پر مسلمان ممالک میں یہ مصیبت ہے۔ پاکستان میں اتنے درخت کٹتے ہیں کہ بعض بڑے بڑے شاداب پہاڑ جو تھے وہ خالی اور ویران ہو گئے۔ کوئی نشان نہیں رہا۔ درختوں کی کمی قدرت کے اوپر بہت ظلم ہے............ درختوں سے محبت کرنا صحیح دینی روح ہے۔ اور اگر درخت اکھاڑنے پڑیں کسی وجہ سے تو ان کی جگہ دوسرے درخت لگانا یہ ضروری ہے۔

(اطفال سے ملاقات۔ ریکارڈنگ 24 نومبر 1999ء شائع شدہ روزنامہ الفضل 23 فروری 2000ء)

چلنے میں مشکل

حضرت میر ناصر نواب صاحب نماز باجماعت کے اس قدر پابند تھے کہ آخری عمر میں جبکہ چلنا بھی مشکل ہو گیا تھا نماز باجماعت پڑھتے تھے اور اس میں ناغہ نہ کرتے تھے۔

(حیات ناصر ص 24 از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سلیم پریس لاہور دسمبر 27ء)

اصرار سے روکا

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کا دل گویا ہر وقت بیت الذکر میں اٹکا رہتا تھا۔ آخری ایام میں جبکہ ڈاکٹروں نے انہیں چلنے پھرنے سے منع کر دیا تھا وہ پھر بھی داؤ لگا کر بیت الذکر میں پہنچ جاتے تھے حتیٰ کہ انہیں بزرگوں نے اصرار کے ساتھ روکا کہ نفس کا بھی انسان پر حق ہوتا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 580)

آقا پیدل غلام سوار

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ ایک مرتبہ سفر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری بٹھا دی اور اتر کر فرمایا اب تم سوار ہو جاؤ۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں آپؐ کی سواری پر سوار ہو جاؤں اور آپؐ پیدل۔

حضورؐ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور غلام کی طرف سے وہی جواب تھا حضورؐ نے پھر اصرار فرمایا تو اطاعت کے خیال سے سواری پر سوار ہو گئے اور حضورؐ نے سواری کی باگ پکڑ کر اس کو چلانا شروع کر دیا۔

(کتاب الولاۃ کندی بحوالہ سیر الصحابہ جلد 2 صفحہ 216۔ از شاہ معین الدین احمد ندوی ادارہ اسلامیات لاہور)

ہمیشہ خوش رکھنے والی بات

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ جب میں بھوپال سے رخصت ہونے لگا۔ تو اپنے استاد مولوی عبدالکریم صاحب کی خدمت میں رخصتی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیں جس سے میں ہمیشہ خوش رہوں فرمایا کہ "خدا نہ بننا۔ اور رسول نہ بننا۔" میں نے عرض کیا کہ "حضرت میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ اور یہ بڑے بڑے عالم موجود ہیں غالباً یہ بھی نہ سمجھے ہوں۔" سب نے کہا۔ ہاں۔ ہم بھی نہیں سمجھے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ تم خدا کس کو کہتے ہو۔ میری زبان سے نکلا کہ خدائے تعالیٰ کی ایک صفت فعال ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ فرمایا کہ ہمارا بس مطلب اسی سے ہے۔ یعنی تمہاری کوئی خواہش ہو اور پوری نہ ہو۔ تو تم اپنے نفس سے کہو کہ میاں کیا تم خدا ہو۔

رسول کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آتا ہے۔ وہ یقین کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی سے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ اس لئے اس کو بہت رنج ہوتا ہے۔ تمہارا فتویٰ اگر کوئی نہ مانے تو وہ یقیناً جہنمی تھوڑا ہی ہو گا۔ لہٰذا تم کو اس کا رنج نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت مولوی صاحب کے اس نکتہ نے اب تک مجھے بہت راحت پہنچائی ہے۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ 88)

امانت کی واپسی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مر گیا۔ وہ بہت مضطرب تھا۔ ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا تو اس نے رونا چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ اس پر وہ شخص بولا جس کا بہت پیارا مر گیا تھا۔ کہ پھر تو وہ بڑا ہی بے وقوف تھا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے۔ جب اس کے منہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کریں۔ لڑکے بھی آپ کے خدا کی امانت تھے۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔ اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے تو غم کی بات نہیں کیونکہ ہم نے بھی اس کے حضور جانا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 270-271)

غزل

اس نے سکوت شب میں بھی اپنا پیام رکھ دیا
ہجر کی رات بام پر ماہ تمام رکھ دیا
آمد دوست کی نوید کوئے وفا میں گرم تھی
میں نے بھی اک چراغ سا دل سر شام رکھ دیا
شدت تشنگی میں بھی غیرت میکشی رہی
اس نے جو پھیر لی نظر میں نے بھی جام رکھ دیا
اس نے نظر نظر میں ہی ایسے بھلے سخن کہے
میں نے تو اس کے پاؤں میں سارا کلام رکھ دیا
دیکھو یہ میرے خواب تھے دیکھو یہ میرے زخم ہیں
میں نے تو سب حساب جاں بر سر عام رکھ دیا
اب کے بہار نے بھی کیں ایسی شرارتیں کہ بس
کبک دری کی چال میں تیرا خرام رکھ دیا
جو بھی ملا اسی کا دل حلقہ بگوش یار تھا
اس نے تو سارے شہر کو کر کے غلام رکھ دیا
اور فراز چاہئیں کتنی محبتیں تجھے
ماؤں نے تیرے نام پر بچوں کا نام رکھ دیا

(احمد فراز کے "خواب گل پریشاں ہے" سے انتخاب)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا کی بہو مکرمہ فاخرہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا سعید احمد صاحب (بنت کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب) 16-اپریل 2001ء کی شام کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئیں- مرحومہ کی عمر 55 سال تھی- 17-اپریل کو نماز عصر کے بعد بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی- اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے دعا کروائی مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے مکرم مرزا نوید احمد صاحب (حال کینیڈا) اور مرزا مدثر احمد اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے-

درخواست دعا

مکرم چوہدری رشید احمد سروعہ صاحب محلہ دارالبرکات دل کی تکلیف کے باعث علیل ہیں- احباب سے درخواست دعا ہے-

دوسالہ ماسٹرز پروگرام

عبدالسلام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس واقع اٹلی اور انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز واقع اٹلی کے باہمی اشتراک سے دوسالہ ماسٹرز پروگرام شروع کیا جارہا ہے جس کا نام ہے-

"Modeling and simulation of complex realities"

یہ پروگرام اکتوبر 2001ء میں شروع ہو رہا ہے اس بارے میں مکمل معلومات اس ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں-

www.ictp.trieste.it/mastercr

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 مئی 2001ء ہے-

(نظارت تعلیم)

کامیابی

عزیزم دانیال شمیم ابن چوہدری شمیم کرشن صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کلاس نہم (انگلش میڈیم) نے لارڈز انٹرنیشنل سکول سسٹم گلبرگ لاہور سے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے- عزیزم چوہدری عبدالرحمٰن شاکر صاحب مرحوم کا پوتا ہے- آپ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے آمین-

تلاش گمشدہ

ایک عدد سیاہ رنگ کا سکول بیگ جس میں ضروری اشیاء تھیں- وہ ربوہ ریلوے اسٹیشن سے دارالرحمت شرقی (ب) آتے ہوئے رات 8-00 بجے کے قریب سائیکل سے گر گیا ہے- جس کسی دوست کو ملا ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں-

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین گوجرہ کے سالانہ بین الکلیاتی ادبی مقابلہ جات منعقدہ 15 تا 17 فروری 2001ء میں جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے-

1- مقابلہ نعت خوانی فتح مبین اول انعام
2- پنجابی مباحثہ فتح مبین اور راشدہ حسین نے شرکت کی- فتح مبین نے دوم انعام حاصل کیا اور ہماری ٹیم ٹرافی کی حقدار قرار پائی-
3- لوک گیت- فتح مبین دوم انعام

درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے اور مزید کامیابیاں عطا فرمائے-

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے- اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے- کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں-

جملہ نقد عطیہ بمد گندم نمبر 4550/3-135

معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں-

(صدر کمیٹی)

بقیہ صفحہ 1

فضل عمر ہسپتال کے تعاون سے فری کئے گئے-

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عطیہ چشم کی اس تحریک کو نہایت بابرکت فرمائے اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ افراد کو حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے- ایسوی ایشن کے تمام کارکنان اور معاونین کو بہترین اجر سے نوازے جن دو افراد کا آپریشن ہوا ہے ان کو ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ عطا فرمائے- آمین-

(صدر کمیٹی)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل فلسطینیوں پر تشدد بند کرے

امریکہ نے اسرائیل سے کہا ہے وہ فلسطینیوں پر تشدد کا سلسلہ بند کر دے- اسرائیلی فلسطینی علاقوں میں امن واستحکام کے لئے کام کرے- اسرائیلی فوجیوں کی حالیہ کارروائی پر امریکہ کے ترجمان نے تشویش کا اظہار کیا ہے- بلیجیئم نے بھی کہا ہے کہ فلسطینی نوجوانوں پر ظلم بند ہونا چاہئے پھر علاقے میں امن قائم ہو سکے گا- یاسر عرفات نے کہا ہے کہ عالمی برادری اسرائیل پر زور ڈالے- ہم امن بات چیت کے لئے تیار ہیں- عرب لیگ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان سے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ مسئلہ حل کرانے کے لئے آگے بڑھے-

برطانیہ میں غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف آپریشن

برطانیہ کی پولیس نے ملک میں غیر قانونی تارکین وطن کی سمگلنگ کے خلاف گزشتہ روز علی الصبح متعدد چھاپوں کے دوران سو سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا- خیال ہے کہ یہ برطانیہ میں اپنی طرز کا سب سے بڑا آپریشن تھا- ساؤتھ ایمپٹن میں 28 گھروں پر چھاپہ کی اس کارروائی میں سینکڑوں پولیس اہلکاروں نے حصہ لیا- گرفتار ہونے والوں میں اکثر کا تعلق پولینڈ سے تھا-

چین کی تائیوان کو دھمکی

چین نے کہا ہے کہ تائیوان کو بھاری امریکی اسلحے کی فراہمی سے حالات ٹھیک نہیں رہیں گے- چین نے امریکہ سے کہا ہے کہ اس معاہدے پر نظر ثانی کرے- تائیوان کا کہنا ہے کہ امریکی تعاون سے ہمارا دفاع مضبوط ہوگا- امریکہ نے تائیوان کو چار آبدوزیں' جدید میزائل ائیر کرافٹ اور دوسرا جنگی اسلحہ فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے تاہم ہتھیاروں کی مکمل تفصیلات ابھی جاری نہیں کی گئیں-

انڈونیشی صدر کی حمایت میں جلوس

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمٰن واحد کی حمایت میں 300 موٹر سائیکل سواروں نے جلوس نکالا یہ افراد جکارتہ شہر کے بازاروں اور گلیوں میں صدر واحد کے حق میں نعرے لگاتے رہے- انتظامیہ خاموش رہی-

امریکی جہاز دانستہ تباہ کیا

ایک معروف امریکی مصنف نے انکشاف کیا ہے کہ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اسرائیل نے امریکی جاسوسی جہاز "لبرٹی" کو جان بوجھ کر تباہ کیا تھا- اس سے قبل اسرائیل اس امریکی جہاز کی تباہی کو غلطی کا نتیجہ قرار دیتا چلا آیا ہے-

گورباچوف کی امریکی صدر سے ملاقات

سوویت یونین روس کے آخری سربراہ میخائل گورباچوف نے امریکی صدر جارج ڈبلیو بش سے ملاقات کی- سابق روسی صدر نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان ہائی ٹیکنالوجی اور مضبوط تعلقات کے لئے کام کر رہے ہیں- انہوں نے بتایا کہ انہوں نے روس کے صدر پیوٹن کی نیک خواہشات اور کچھ دیگر چیزیں امریکی صدر بش تک پہنچائیں-

مشرقی تیمور کے لیڈر کی اہلیہ حملے میں زخمی

مشرقی تیمور کے لیڈر گنانا گسماؤ کی اہلیہ نامعلوم حملہ آوروں کے حملے سے زخمی ہو گئیں- حملہ آوروں نے پیچ کس کے ذریعے کرسٹی کی ٹانگ پر حملہ کیا- چہرے پر گھونسا مارا-

بھارت میں دس ہزار افراد کی خودکشی

بھارت میں خودکشی کا رجحان بڑھ گیا ہے- تین سالوں میں دس ہزار افراد خودکشی کے ذریعے موت کے ساتھ ہمکنار ہو چکے ہیں- ان افراد میں زیادہ تر کسان ہیں جو غربت بے روزگاری اور مالی حالات کی خرابی کی وجہ سے خودکشی کرتے ہیں ایسے لوگ مرنے کے لئے ریل گاڑی کے آگے لیٹ جاتے ہیں-

جاپان کے نئے وزیراعظم

جیوزک کوزی جاپان کی حکمران پارٹی کے نئے سربراہ منتخب ہو گئے ہیں- وہ جاپان کے نئے وزیراعظم ہوں گے- 59 سالہ جیوزک سابق وزیر صحت ہیں-

انڈونیشیا میں بم دھماکہ 5 ہلاک

انڈونیشیا میں ملوکا جزیرے کے شہر ایمبون میں پانچ افراد اس وقت ہلاک ہو گئے جب وہ تخریب کاری کے لئے گھریلو ساختہ بم بنا رہے تھے ان افراد نے اس بم کو تین گھنٹے کے بعد تخریب کاری کے لئے ایک زیر زمین گرجا گھر میں استعمال کرنا تھا-

حریت وفد کے دورہ پاکستان کی حمایت

امریکہ نے کل جماعتی حریت کانفرنس کے قائدین کے مجوزہ دورہ پاکستان کی حمایت کی ہے اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے کے پولیٹیکل آفیسر نے مقبوضہ کشمیر کے حریت لیڈر شیخ عبدالعزیز سے ملاقات کی جو آجکل پاکستان کے ... ہیں-

لشکر طیبہ نے ٹریننگ سنٹر تباہ کر دیا

ادھم پور میں لشکر طیبہ نے راشٹریہ رائفلز کا ٹریننگ سنٹر تباہ کر دیا 21 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے- پونچھ میں تحریک المجاہدین نے نصف شب کے بعد راکٹوں بھاری مشین گنوں اور گرینیڈوں سے حملہ کر کے بھارتی چوکی کے بینکر تباہ کر دیئے-

بقیہ صفحہ 2

ہومیوپیتھی سٹال کا ذکر آیا-

ایک دلچسپ بات یہ رہی کہ Traditional Medicine فروخت کرنے والے بعض دوست اپنے ذاتی استعمال کے لئے ہومیوپیتھی ادویات ہمارے سٹال سے خرید کر لے گئے-

الحمدللہ کہ اس سٹال کے ذریعہ سے ایک ملین سات لاکھ فرانک سیفا یعنی 1700 پاؤنڈ سٹرلنگ کی آمد ہوئی-

(الفضل انٹرنیشنل 2 مارچ 2001ء)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 25-اپریل-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم ازکم درجہ حرارت 23 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 26-اپریل غروب آفتاب: 6.47

☆ جمعہ 27-اپریل طلوع فجر: 3.55

☆ جمعہ 27-اپریل طلوع آفتاب: 5.24

نیب کے اختیارات میں کمی کر دی گئی سپریم کورٹ کے پانچ رکنی فل بنچ نے نیب آرڈی ننس کے خلاف دائر کردہ درخواستوں کی سماعت کے بعد 345 صفحات پر مشتمل فیصلہ میں نیب (نیشنل احتساب بیورو) کے اختیارات میں نمایاں کمی کر دی ہے اور حکومت کو ہدایت کی ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر ان ترامیم کو آرڈی ننس کا حصہ بنا دیا جائے - فاضل چیف جسٹس اڑھائی گھنٹے تک مسلسل فیصلہ پڑھ کر سناتے رہے- فیصلہ کے مطابق نیب کے نوے روزہ ریمانڈ کو برقرار رکھتے ہوئے ہر پندرہ دن کے بعد ملزم کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنے کا پابند کیا ہے- نا اہلی کی سزا 21 برس سے کم کر کے دس برس کر دی گئی ہے- احتساب عدالتوں کو مکمل طور پر ہائی کورٹوں کے ماتحت کر دیا گیا ہے- ان عدالتوں کے ججوں کی مراعات کم کر کے ان کو سیشن ججوں کے برابر کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے-

چیئرمین نیب کے اختیارات میں کمی سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلہ میں نیب کے چیئرمین کا گرفتاری کا صوابدیدی اختیار ختم کر دیا ہے- موجودہ چیئرمین نیب کی مدت ملازمت ختم ہونے کے بعد نیا چیئرمین تین سال کے لئے اور پراسیکیوٹر جنرل دو سال کے لئے متعین کیا جائے- دونوں عہدیداروں کے لئے سپریم کورٹ کے جج کی اہلیت پر پورا اترنا ضروری ہوگا- نیز نیب کے چیئرمین کی تقرری سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے سے کی جائے گی- چیئرمین نیب کے عدالتی اختیارات انتہائی کم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے-

بارگیننگ عدالت کے روبرو ہوگی سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ ملزمان کی بارگیننگ عدالت کے باہر نہیں بلکہ عدالت کے روبرو ہوگی- ضمانت کا اختیار ہائی کورٹ سمیت احتساب عدالت کو بھی ہوگا- جائیداد کی ضبطگی کے خلاف اپیل کی جا سکے گی- عدالت نے آرڈی ننس کو آئین کے مطابق قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے صوبائی خودمختاری کی خلاف ورزی نہیں ہوئی- فوج اور جج احتساب سے بالاتر نہیں ہیں-

غیر جانبدار تفتیشی ایجنسی قائم کی جائے سپریم کورٹ نے نیب آرڈی ننس کے بارے میں اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ ایک غیر جانبدار تفتیشی ایجنسی قائم کی جائے ان میں ایسے افراد ہوں جن پر کوئی انگلی نہ اٹھائے- جب تک ایسی باڈی نہیں بنتی وزارت قانون کے مشورے سے اہم مقدمات کے فیصلے کے لئے خصوصی کونسل تشکیل دی جائے- سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ واجبات ادا کر دینے والوں کے خلاف کیس نہیں چلے گا- قرضوں کے دانستہ نادہندگان کو پہلے تیس روز کا اور عدم ادائیگی کی صورت میں مزید سات روز کا نوٹس دیا جائے گا- اس کے بعد ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی-

ججوں کی مراعات میں کمی سپریم کورٹ نے احتساب عدالتوں کے ججوں کی مراعات کم کر کے ان کو سیشن جج کے برابر کرنے کی ہدایت کی ہے تاہم کہا ہے کہ جج جو مراعات لے چکے ہیں وہ واپس نہیں لی جائیں گی-

سٹیٹ بنک کے گورنر کی رپورٹ نادہندگی کے معاملات میں سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں قرار دیا کہ سٹیٹ بنک کے گورنر کی رپورٹ لازمی ہوگی- عوامی واجبات (بلوں) کی وصولی کے لئے بھی یہی طریق اختیار کیا جائے گا-

اپیل کا حق سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ ملزم مقدمات دوسری عدالت یا صوبے میں منتقل کرنے اور اثاثے منجمد کرنے کے خلاف اپیل کر سکے گا- چیئرمین نیب سے مقدمہ واپس لینے کا اختیار ختم کر کے مجاز احتساب عدالت کو دے دیا گیا- فاضل عدالت نے یہ بھی قرار دیا کہ پراسیکیوٹر جنرل پرائیویٹ مقدمات نہیں لڑ سکتا- چیئرمین نیب ہر سال 15 جنوری کو اپنی رپورٹ صدر پاکستان کو پیش کرے گا- نیب کے اکاؤنٹس کا سالانہ آڈٹ ہوگا-

احتساب مخصوص افراد کا نہ ہو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے فیصلہ میں کہا ہے کہ احتساب صرف مخصوص افراد کا نہیں ہونا چاہئے- آرڈی ننس کی بعض شقیں سخت اور غیر منصفانہ ہیں- فاضل عدالت نے ناگزیر حالات میں حکم امتناعی کا اختیار بحال کر دیا- چیئرمین نیب کو سٹیٹ بینک کے گورنر کی سفارشات ماننے کا پابند کر دیا گیا ہے-

عدلیہ پر عوام کا اعتماد بحال ہوگا سپریم کورٹ کے فیصلہ پر عمومی تبصرہ یہ کیا گیا ہے کہ اس سے عدلیہ پر عوام کا اعتماد بحال ہوگا- جمہوریت کی گاڑی دوبارہ پٹڑی پر چڑھ سکتی ہے- تاہم نیب کے وکلاء نے یہ موقف اختیار کیا کہ سپریم کورٹ نے ہمارا موقف تسلیم کر لیا ہے

ضروری آئینی ترامیم کی جائیں گی چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پائیدار جمہوریت کے لئے ضروری آئینی ترامیم کی جائیں گی- عوام ملک کے سیاسی نظام میں واضح تبدیلی محسوس کریں گے- مقامی حکومتیں فرسودہ نظام بدلنے اور پائیدار جمہوریت کی بنیاد رکھنے میں اہم کردار ادا کریں گی- انہوں نے فارمیشن کمانڈروں کے اجلاس کے دوسرے روز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت امن وامان کے قیام کے لئے سخت قدم اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرے گی-

فارمیشن کمانڈروں کا اجلاس ختم مسلح افواج کے فارمیشن کمانڈروں کا اجلاس دو روز تک جاری رہنے کے بعد ختم ہو گیا- اجلاس میں جن اعلیٰ سرکاری عہدیداروں نے بریفنگ دی ان میں قومی تعمیر نو بیورو کے چیئرمین تنویر نقوی، وزیر داخلہ معین الدین حیدر اور نجکاری کمیشن کے سربراہ شامل تھے-

ناجائز اسلحہ کے خلاف مہم وفاقی سیکرٹری داخلہ نے بتایا ہے کہ 15 مئی سے ناجائز اسلحہ کے خلاف بھرپور مہم چلے گی- ناجائز اسلحہ رکھنے والوں کو اسلحہ واپس کرنے کے لئے دو ہفتے دیئے جائیں گے- ملک کو اسلحہ سے پاک کر دیا جائے گا- قبائلی اپنا اسلحہ شہروں میں نہیں لاسکیں گے-

یکم مئی کو جلسوں پر پابندی حکومت سندھ نے کراچی میں یکم مئی کو جلسوں پر پابندی عائد کر دی ہے- یاد رہے کہ بحالی جمہوریت کے اتحاد اے آر ڈی نے یکم مئی کو نشتر پارک کراچی میں جلسہ عام منعقد کرنے کا اعلان کر رکھا ہے-

جنرل مشرف کا دورہ ویت نام چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف آئندہ ہفتے ویت نام کا دورہ کریں گے- وہ ویت نام کا دورہ کرنے والے پاکستان کے پہلے سربراہ ہوں گے ان کا دورہ 3 سے 5 مئی تک جاری رہے گا-

یوسف عباس کی رہائی اور حفاظتی تحویل حکومت نے نواز شریف کے بھتیجے یوسف عباس کی رہائی کا اچانک فیصلہ کر دیا- جب ان کو جیل سے لینے کے لئے حمزہ شہباز آئے تو پولیس نے یوسف عباس کو حفاظتی تحویل میں لینا چاہا- لیکن وہ حمزہ شہباز کی رہائش گاہ پہنچ گئے- پولیس نے رہائش گاہ کا قبضہ سنبھال لیا- خیال ہے کہ ان کو جلد ہی سعودی عرب بھجوا دیا جائے گا-

ترک کمپنی کا ٹھیکہ منسوخ اسلام آباد پشاور موٹروے کی تعمیر میں تاخیر پر حکومت نے ترک کمپنی بائندر کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا ہے-

مسلم لیگ ن کے اجلاس پر حملہ گوجرانوالہ میں مسلم لیگ ن کے اجلاس پر مخالف گروپ کے مسلح نوجوانوں نے حملہ کر کے لیڈروں کی چار گاڑیاں تباہ کر دیں- کرسیاں اٹھا کر پھینک دیں- لیڈروں پر ڈنڈوں سے حملہ کرنے کی بھی کوشش کی گئی- مسلم لیگی کارکنوں نے ایک حملہ آور کو گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کر دیا- مسلم لیگ پنجاب نواز گروپ کے صدر ذوالفقار کھوسہ نے کہا کہ حملہ ہم خیال گروپ نے حکومتی ایماء پر کیا- حساس ادارے اور انتظامیہ اس میں ملوث ہے- انصاف کی امید نہیں-

اکسیر بلڈ پریشر
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax: 213966

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10-کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212508 رہائش 212601

کمپیوٹر + انگلش اسپیلنگ کورس
☆ میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلباء وطالبات کے لئے الگ الگ کلاسز ☆ اجراء یکم مئی 2001ء
☆ دورانیہ تین گھنٹے روزانہ ☆ انگلش گرائمر Back to the Basics روزانہ ☆ انگلش بولنا English Conversation روزانہ ☆ کمپیوٹر کلاس لیکچر روزانہ ☆ کمپیوٹر پریکٹیکل روزانہ
نیشنل کمپیوٹر کالج
6 days a week 3 hours daily
23-Shakoor Park Rabwah Ph: 212034

NAZAR ALI QASIM ALI
JAMICA GARMENTS
MANUFACTURERS OF CHILDREN GARMENTS
FACTORY: PLOT No. 7, BLOCK No. 1, YASEEN ROAD, KAREEM PARK LHR Ph: 7723838
SHOP: AFZAL PLAZA FIRST FLOOR NEAR RANG MAHAL CHOWK. LHR Ph: 7669955-7639540

CPL 61